بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوسف قرضاوی کے کفر وارتداد کے

کے متعلق شرعی فتویٰ

عبدالمنعم مصطفی حلیمه ابو بصیر طرطوسی حفظہ اللہ

مترجم: فضیلۃ الشیخ انور زیب حفظہ اللہ

سوال: شیخ یوسف القرضاوی، ان کی کتابوں اور منہج کے متعلق میرے ذہن میں سوالات بہت عرصے سے ہیں۔ شروع شروع میں جب میں دین سیکھ رہا تھا تو ان کی کتابوں کو مفید پایا۔ اس وقت میں اخوانی منہج پر تھا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اللہ نے مجھے ہدایت دی اور میں سلف کی کتابوں سے علم حاصل کرنے لگا جس سے مجھے عقیدہ اور منہج کی درستگی میں رہنمائی ملی۔ میں نے ''منبر توحید والجہاد'' پر مضامین پڑھے جس سے مجھے طائفہ المنصورہ کو جاننے اور سمجھنے میں مدد ملی اور ان سے محبت اور قربت پیدا ہوئی۔ ہر دفعہ میں نے جب شیخ قرضاوی کے بارے میں پڑھا تو مجھے اس کی غلطیوں کا احساس ہوا خاص کر جب قرضاوی کی رائے جمہوریت، آزادی، طاغوت، حکمرانوں، وغیرہ پر پڑھی۔ لیکن میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ آپ کے بارے میں انتہائی غلط زبان استعمال کرتے ہیں، مثال کے طور پر آپ کو الکلباوی (کتا) اور الجرباوی (مذاقیہ نام) کہا گیا۔ مقبل بن ہادی الوادعی کو تقریر میں کہتے ہوے سنا، ''بھونکتے کتے (القرضاوی) کو خاموش کرنا''۔ دوسرے القابات جیسے القرضاوی (بندر)، گمراہ بدعتی، دوزخ کی طرف بلانے والا عالم سے نوازا گیا۔

میرا سوال یہ ہے کہ اگر شیخ سے غلطیاں ہوئی ہے، کیا یہ اہل السنہ والجماعۃ یا جو اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں کا طریقہ ہے کہ شیخ کو گالیاں دیں، مذاق اڑائیں اور بددعائیں دے؟ کیا یہ ٹھیک نہیں ہوگا کہ ان کی غلطیاں لوگوں کے سامنے نرم الفاظ کے ساتھ بیان کی جائے؟۔

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک مسلمان کی شیخ کے بارے میں کیا رائے ہونا چاہئے؟ کیا ہم ان کے علم پر اعتماد کر سکتے ہیں اور جو ٹھیک ہے وہ لے لیں اور غلط کو چھوڑ دیں۔ یا وہ ایک گمراہ بدعتی ہے۔ کیا اس کی بدعت گناہ کی حد تک ہے یا کفر کی حد تک ہے۔؟

میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ ماضی میں جب اہل الرائے اور اہل حدیث میں اختلافات رہے ہیں اور انھوں نے ان اختلافات کو قبول کیا اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کی طرح رہے تو آج ہم کیوں نہیں اس کی اجازت دیتے اور ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں جس

کی اجازت شریعت نے دی ہو جیسے بنو قریظہ کے حدیث سے ثابت ہے۔

آخر میں ہمیں امید ہے کہ شیخ ان سوالات کی وضاحت کریں گے تا کہ ہماری سوچ قرضاوی کے بارے میں ٹھیک ہو اور ہمیں رہنمائی ملے۔

اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ کو اجر سے نوازے۔

جواب : تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے تمام جہانوں کو پیدا کیا۔

اس طرح کے الفاظ جو اس سوال میں استعمال ہوئے ہیں، قرضاوی یا کسی کے لئے بھی استعمال نہیں کرنا چاہئیں۔ کیونکہ مسلمان کا یہ عمل نہیں کہ گالیاں دے اور بدزبانی کرے۔ مسلمان کا عمل تو بہت اچھا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ شرعی احکام اور اصول جیسے کفر، بدعت یا گمراہی قرضاوی یا کسی اور پر لاگو نہ کی جائے۔ بشرط یہ کہ بندے میں وہ خاصیتیں ہوں جس کے لئے ضروری ہو کہ اس پر شرعی احکام لاگو کی جائیں۔

جہاں تک قرضاوی کا تعلق ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس کی ابتداء اچھی تھی۔ معلّمی کے ابتدائی دنوں میں اس نے اچھا کام کیا۔ لیکن بعد میں اس کے نظریات تبدیل ہوئے اور ایک نئی سمت میں چلے۔ بالکل مختلف جیسا کہ ہم نے اسے طالب علمی کے زمانے میں پایا۔ لیکن اعمال اور انسان کا دارومدار اس کے خاتمے پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ ''کسی کے اعمال سے اس وقت تک متاثر نہیں ہونا چاہئیں جب تک اس کے انجام کو نہ دیکھ لو، اگر ایک شخص ساری زندگی اچھے اعمال کرتا ہے اور اس کے اوپر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ لیکن اگر وہ گمراہ ہو جائے اور اس کا خاتمہ اسی پر ہو''۔ اللہ ہمیں ثابت قدم رکھے اور ہمارا خاتمہ اچھائی پر کرے۔

اگر آپ پوچھیں کہ قرضاوی میں کیا تبدیلی آئی ہے اور کیسے آئی ہے۔ تو میں کہتا ہوں، کہ اس میں تغیر اور تبدیلی مختلف طریقوں سے آئی ہے۔

قرضاوی طواغیت کی قربت، ظالم اور جابر حکمرانوں کی مدح سرائی، اور ان کی دفاع کے لئے پہچانا جاتا ہے۔ قرضاوی جمہوریت کے مشرکانہ نظریات کی تبلیغ اور پرچار کے لئے مشہور ہے۔ قرضاوی لادینی جماعتوں کی آزادی کی دعوت دیتا ہے اور اس پر یقین رکھتا ہے کہ اگر ایسی جماعتیں انتخابات جیتتی ہیں تو انھیں حکمرانی کا حق حاصل ہے۔ میں نے اس موضوع کے اوپر اپنی کتاب ''حکم الاسلام فی الدیمیوکریتیا و تعددویہ و الحزبیة'' میں اسے جواب بھی دیا ہے۔

'قرضاوی شیعہ روافض کی تعریفیں کرتا ہے۔ شیعہ سنی اختلافات کو ناپسند کرتا ہے۔ ان سے دوستی کرتا ہے، باوجود اس کے کہ یہ شیعوں کے کفر کے بارے جانتا ہے، جو وہ قرآن اور حدیث میں کرتے ہیں اور اپنے اعمال کے ذریعے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ طواغیت کو خوش کرنے کے لئے اس نے منتیں کی کہ افغانستان میں بتوں کو تباہ نہ کیا جائے، یہ سیاہ داغ اس کے دامن پر اس وقت تک رہے گا جب تک یہ تو خلوص دل سے روئے، گڑگڑائے اور توبہ نہ کرلے۔

قرضاوی نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ کا مذاق اڑایا ہے، جب اس نے ملعون اسرائیل کی جمہوریت کی تعریف کی اور کہا کہ ''اگر اللہ بھی انتخابات لڑتا تو اتنی اکثریت سے نہ جیتتا (نعوذ باللہ)، مثال کے طور پر ۹۹.۹ فیصد جو عرب حکمران حاصل کرتے ہیں۔

جب یہ جملہ شیخ ابن عثیمین کو سنایا گیا تو آپ نے کہا ''یہ کفر ہے'' اس لئے کہ اس میں اللہ کا مذاق اڑایا گیا ہے اور مخلوق کو خالق سے بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ اس سے توبہ کروائی جائے، اس کی توبہ کا اعلان اسی منبر پر کرایا جائے جس پر اس نے یہ کفریہ الفاظ کہے تھے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو پھر اسے مرتد تصور کرتے ہوئے قتل کیا جائے۔ شیخ نے جو بھی کہا ٹھیک کہا اور ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں۔

جو چیزیں دین میں حرام ہیں قرضاوی اسے حلال بناتا ہے، جیسے اس نے عورتوں کو تھیٹر اور محفلوں میں موسیقی اور گانے کی اجازت دی۔ اسی طرح اس کا کچھ غیر شرعی تجارتی خرید و فروخت کو شرعی قرار دینا ہے جسے یورپ کے کمیٹی برائے فتاوی اور تحقیق نے آئرلینڈ میں ایک اجلاس کے بعد شائع کیا، جس کے صدارت قرضاوی نے خود کی تھی۔

اس کمیٹی کے دوسرے اجلاس میں مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی۔

① کمیٹی مسلمانوں کو شراب اور خنزیر بیچنے کی اجازت دیتی ہے اگر اس کی ضرورت ہو اور اس کی شرط یہ رکھی کہ ایسی اشیاء کی فروخت دوسرے معمول کے اشیاء کے مقابلے میں کم ہو۔

② کمیٹی ہوٹلوں میں شراب کی فروخت سے منع کرتی ہے کیونکہ ایسا کرنے سے شراب کی فروخت زیادہ اور خوراک کی فروخت کم ہو جاتی ہے۔

③ کمیٹی بینک کے ذریعے یا قسطوں کے ذریعے مکان، گاڑی وغیرہ کے خریدنے کو جائز قرار دیتی ہے۔

④ کمیٹی مردوں اور عورتوں کے مخلوط مجلسوں جیسے کمرۂ جماعت، اجلاس، تقاریر یا سماجی محفلوں میں شرکت کو جائز مانتی ہے اگر اسلامی حدود کے اندر ہو۔ قرضاوی کے مطابق مخلوط محفل (Free - Mixing) کی اصطلاح اسلام میں نئی ہے۔

⑤ کمیٹی اس خوراک کے کھانے کی اجازت دیتی جس میں حرام اجزاء جیسے خنزیر ملا ہوا ہو، بشرطیکہ یہ ایک فیصد سے زیادہ نہ ہو۔

⑥ کمیٹی ضمنی انتخابات (Local Elections) میں شمولیت کی اجازت دیتی ہے اگر اس سے مسلمانوں کو فائدہ ہو۔

⑦ کمیٹی اس بات پر زور دیتی ہے کہ بندہ جس ملک میں رہائش پذیر ہوا سے وہاں کے قوانین کی پاسداری کرنا چاہیے۔

یہ صریح کفر ہے، جن چیزوں کو اللہ نے قرآن اور اجماع کے ذریعے حرام قرار دیا ہے۔ اس بندے نے انھیں حلال قرار دیا۔

مندرجہ بالا فتاوے قرضاوی کے نام اور دستخط سے شائع ہوئے ہیں اور اسی کی وجہ سے آج کل یورپ میں یہ چیزیں بہت عام ہوگئی ہے۔

ان وجوہات کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی وجوہات ہس جن کی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ قرضاوی نے حرام کو حلال کر دیا ہے اور صریح کفر اکبر کا مرتکب ہوا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق اس کی تکفیر میں کوئی چیز مانع نہیں ہے جب تک وہ کھلم کھلا لوگوں کے سامنے اپنی غلطیوں کا اعتراف نہ کرے اور خلوص دل سے توبہ نہ مانگے۔ اور اللہ سب سے بہتر جانتا ہے۔

اس فتوی میں ہم نے جلد بازی یا تکفیری سوچ سے کام نہیں لیا۔ بلکہ بہت عرصہ تکفیر کے موانع اور تکفیر کے نتائج پر غور و خوض کرنے

کے بعد اور خاص کر جب قرضاوی کا فتنہ پھیلنے لگا اور لوگ اس کے بارے میں، اس کی حیثیت، اقوال اور اس کی فقاہت کے بارے میں سوالات پوچھنے لگے تو اللہ کے خوف کی وجہ سے میں نے یہ فتوی دینے کا فیصلہ کیا۔ اس فتوی سے کچھ لوگ خوش نہیں ہونگے لیکن ہم سب کو ایک دن اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔

اگر پوچھا جائے کہ کھلم کھلا توبہ کیوں؟

تو جواب یہ ہے کہ اس نے کفریہ الفاظ لوگوں کے سامنے کہے ہیں، اس لئے اسے توبہ بھی سب کے سامنے کرنا چاہیے اور اس کفر سے رجوع بھی سب کے سامنے کرنا چاہیے، تاکہ ہم اس سے کفر کا فتوی واپس لے لیں اور اسے مرتد تصور نہ کریں۔

اللہ کا فرمان ہے۔ ''جو لوگ توبہ کرتے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں اور اسے (توبہ) بیان کرتے ہیں، تو اللہ ان کو معاف کر دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا، اور نہایت مہربان ہے''۔

آپ کے سوال کا دوسرا حصہ جس میں آپ نے مسلمانوں کے اختلافات کا ذکر کیا ہے، میں کہوں گا کہ جب اختلاف کی نوعیت شرعی صحیح ہو تو پھر اس طرح کے اختلاف سے مسلمانوں کے باہمی محبت اور بھائی چارے میں فرق نہیں آنا چاہیے۔ لیکن اگر اختلاف بنیادی اصولوں، مثال کے طور پر، توحید، کفر، ایمان، حلال کو حرام، اور حرام کو حلال کرنا جسے شریعت نے واضح کر دیا ہے، تو ایسے اختلافات میں ہم خاموش نہیں رہ سکتے اور نہ ہی پھر دونوں فریقوں میں محبت اور بھائی چارہ قائم رہ سکتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں سنت اور سلف کی زندگی سے ملتی ہے جو ہم نے یہاں پر بیان نہیں کی۔

اور اللہ سب سے بہتر جانتا ہے۔

عبد المنعم مصطفى حليمة ابو بصير طرطوسی حفظہ اللہ

نوٹ: یہ فتوی قرضاوی کے اس بیان سے پہلے دیا گیا جو اس نے امریکہ کے افغانستان پر حملے کے بعد دیا۔ جب اس نے مسلمانوں کو امریکہ کی فوج میں شمولیت کو جائز قرار دیا بشرطیکہ وہ پہلی صفوں میں نہ لڑے۔ یہ بندہ گمراہی کے تاریک گھڑے میں گر چکا ہے۔ اللہ ساری امت مسلمہ کو اس کی گمراہی سے بچائے۔ امین۔